



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ میں مطلق نیت کے ساتھ نفل نماز ادا کروں؟ مثلاً ایک شخص نے نفل نماز شروع کی اور رکعات کی تعداد کی تحدید نہ کی اور وہ چاہتا ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ توفیق دے رکعات پڑھے کیا یہ جائز ہے؟ براہ کرم دلیل کے ساتھ جواب دیجئے اور سلام پھیرنے کے بعد جب اسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ اس نے طاق رکعت پڑھی ہیں یا جفت اور نہ یہ معلوم ہو کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، اما بعد!

اس کا حکم یہ ہے کہ انسان کو اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ جتنی رکعت چاہے بیک وقت شروع کر لے بلکہ وہ شریعت کے حکم کا پابند ہے اور حکم شریعت یہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صلاة الليل والنار فتي» (سنن ابی داؤد)

"دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔"

لہذا آدمی کو چاہیے کہ وہ دن ہو یا رات نفل نماز دو دو رکعات کر کے پڑھے چار یا چھ یا آٹھ وغیرہ اکھٹی نہ پڑھے ہاں البتہ وتر کے بارے میں یہ ثابت ہے۔ کہ تین یا پانچ یا سات ایک تشہد اور ایک سلام کے ساتھ پڑھے جائیں اسی طرح نورکعات وتر ایک سلام اور دو تشہد کے ساتھ ادا کی جائیں ایک تشہد آٹھویں رکعت کے بعد کیا جائے۔ اور دوسرا تشہد نویں رکعت کے بعد اور پھر اس کے بعد سلام پھیر دیا جائے الغرض انسان کو اختیار نہیں کہ وہ بیک وقت جتنی تعداد میں چاہے رکعت شروع کر لے بلکہ ضروری ہے کہ دو دو رکعت پڑھے۔ ہاں اس طرح جتنی رکعت چاہے پڑھ سکتا ہے۔ اگرچہ افضل یہ ہے کہ رات کی نماز تیرہ یا گیارہ رکعت سے زیادہ نہ ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ (شیخ ابن عثیم رحمۃ اللہ علیہ)

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 453

محدث فتویٰ